اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ

اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝

ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے اہل بیت ہونے کا

محقق و مدلل ثبوت مسمّٰی بہ

اہل بیت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم

از صدر المدرسین استاذ العلماء علامہ مولانا غلام رسول صاحب

شیخ الحدیث مرکزی دار العلوم جامع رضویہ

مظہر اسلام لائلپور

ناشر: محمد اسمٰعیل لاہوری زرگر جنیوٹ ضلع جھنگ

۸۶
۹۲

استفتاء

کیا فرماتے ہیں حضرات علماء دین اس مسئلہ میں کہ اہل سنی بریلوی ہونے کے ادعا کے باوجود

(۱) زید لکھتا ہے۔ کہ "اہل بیت رسول ہی نفوس قدسیہ ہیں۔ یعنی علی۔ فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لیکن بعض لوگ اس کے باوجود بھی ہر ایرے غیرے اور نتھو خیرے کو بھی اہل بیت میں شامل کر کے ان پاک ہستیوں کے ساتھ ملانا چاہتے ہیں" نیز وہ تصریح کرتا ہے۔ کہ "حضرت فاطمہ اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت عائشہ اہل بیت میں سے نہیں ہیں"

(۲) زید لکھتا ہے کہ "صحابی کیلئے ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ جہاد میں شامل بھی ہو اور لڑے بھی اور سینکڑوں زخم بھی کھائے۔ مگر بعد میں ایک غلطی کر کے جہنمی ہو جائے" سنی بریلوی مسلک کی روشنی میں زید کے اقوال کیسے ہیں اور شرعاً اسکے متعلق کیا حکم ہے

(۳) زید لکھتا ہے۔ کہ "کوئی مسلمان بھی یزید پر لعنت بھیجے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس پر جتنی بھی لعنت کی جائے کم ہے۔ نیز وہ تصریح کرتا ہے۔ کہ یزید کو کافر نہ کہنے والے مولوی دشمنان آل مصطفےٰ علیہ السلام اور یزید کے حمایتی ہیں"۔ سنی بریلوی مسلک کی روشنی میں زید کے یہ اقوال کیسے ہیں۔ اور شرعاً اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

المستفتی محمد اسماعیل راجپوت بازار کلاں چنیوٹ
ضلع جھنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب:۔

حمد ہے تیری مجھے پروردگار عالم جس نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو فرش زمین پر بھیج کر بندگان خدا پر بہت بڑا احسان فرمایا۔ اور آپ کے اصحاب کو رشد و ہدایت کے ستارے بنا کر ان کی پیروی کو مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کی راہ بنایا۔ آپ کی بیویوں کو امہات المؤمنین کا لقب دے کر ہم پر ان کے احترام کو فرض قرار دیا۔ پھر انہیں اہل بیت کے مقدس خطاب کے ساتھ یاد کر کے انکی تطہیر کا اعلان فرمایا۔ اور آپ کی امت کے ائمہ حدیث اور اصحاب تفسیر کو ہمارے لئے شعر راہ بنایا۔ فصلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد : فرمان خداوند قدوس۔ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

اے میرے نبی کی بیبیو! اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرو۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۔

جز ایں نیست اے اہل بیت اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گناہ کو دور کرے اور تمہیں پاک اور صاف رکھے۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۔

اور جس قرآن اور سنت کو تمہارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے اس کا

ذکر کرو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے پیار کرنے والا اور اپنی مخلوق سے خبردار ہے۔

کیسا پیارا سیاق و سباق ہے۔ کس قدر مقدس انداز ہے۔ کہ پہلے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا یوں ذکر فرمایا یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ الایۃ۔ اور انہیں اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کے فرمان کے بعد پروردگار عالم اور اس کے رسول کی تابعداری کا حکم فرمایا پھر اہل بیت کے لفظ سے خطاب کر کے ان کی پاک دامنی اور تطہیر کا ذکر کیا پھر ان کے گھروں میں قرآن پاک کی تلاوت کے ذکر کا حکم فرمایا۔

پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آیت تطہیر سے پہلے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہو اور اس کے بعد بھی انہیں سے خطاب ہو اور آیت تطہیر سے انہیں خطاب نہ کیا جائے۔ یقیناً آیت تطہیر سے ازواج مطہرات ہی مخاطب ہیں اور یہ صریح نص ہے کہ ازواج مطہرات اہل بیت ہیں کیونکہ بالاتفاق یہاں بیت سے بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے آیت کریمہ کا نزول انہیں کے لئے ہوا ہے۔ جیسا کہ سیاق و سباق کا مقتضیٰ ہے

ابن کثیر نے کہا۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ بازار میں باآواز بلند پکار کر کہا کرتے تھے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ الایۃ کا نزول خاص کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حق میں ہوا ہے۔

ابن جریر و ابن ابی حاتم نے بسند صحیح اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ آیۃ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ کا نزول خاص کر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حق میں ہوا ہے۔ اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو کوئی چاہے میں اس سے

مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں کہ آیت تطہیر کا نزول ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہوا ہے۔

ایک شبہ آیت تطہیر میں مولیٰ کریم نے مردوں کو خطاب کیا ہے جو "عنکم" سے صاف ظاہر ہے اگر ازواج مطہرات کے حق میں آیت کریمہ کا نزول ہوتا تو "عنکن" "عنکم" کی جگہ ہوتا ایسے ہی یطہرکم سے خطاب مذکر کے لئے ہے۔ ازالہ: جواب یہ ہے کہ جب عورتوں سے تکریم کا خطاب کرتے ہیں تو جمع مذکر کی ضمیر لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی اسی طرح خطاب فرمایا ہے۔

أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝

کیا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہو۔ اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ یقیناً اللہ حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

"تعجبین" صیغہ واحد مؤنث کا ہے۔ جو بالاتفاق حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خطاب ہے جب کہ انہوں نے بڑھاپے میں بچے کے پیدا ہونے سے تعجب کیا تھا پس قرآن کریم سے صاف معلوم ہوا کہ تکریم کے لئے عورتوں کو بھی بصیغہ مذکر خطاب کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو مذکر کے صیغہ سے خطاب کیا ہے تاکہ دوسرے اہل بیت بھی آیہ کریمہ کے مفہوم میں داخل ہو جائیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ إن الله ترك خطاب المؤنثات وخاطب بخطاب المذكرين بقوله ليذهب [illegible]

ليدخل فيه نساء اهل بيته و رجالهم. اللہ تعالے نے مونثات کا خطاب ترک کرکے مذکرین کے ساتھ خطاب کیا ہے تاکہ اسمیں اہلبیت کی عورتیں اور مرد تمام داخل ہو جائیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک دن صبح کے وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ پر سیاہ بالوں سے بنی ہوئی چادر تھی جب آپ بیٹھ گئے تو آپ کے پاس سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا تشریف لائیں آپ نے انہیں اپنی اس چادر میں داخل فرما لیا پھر حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ آئے ان کو بھی اس چادر میں داخل کر لیا پھر بالان کریمان حسن وحسین رضی اللہ عنہما آگئے آپ نے انہیں چادر میں داخل کرکے فرمایا۔ انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت الاية۔

اس سے بعض نے یہ سمجھ لیا کہ اہل بیت یہی نفوس قدسیہ ہیں حالانکہ یہ مفہوم نص صریح کے خلاف ہے۔ کیونکہ ان نفوس قدسیہ کی تخصیص کر لینا آیت کریمہ سے پہلی اور پچھلی آیات کے منافی ہے اور حدیث شریف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفوس اہلبیت سے ہیں دوسروں کی نفی ہرگز نہیں ہے۔

تفسیر بیضاوی میں ہے۔

لان التخصيص بهم لا يناسب ما قبل الاية وما بعدها والحديث يقتضي انهم من اهل البيت لا انه ليس غيرهم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے انس بن مالک سے روایت کی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے آگے سے فجر کی نماز کے لئے گذرتے تو فرماتے

الصلوٰۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ الآیۃ

اور چھ ماہ تک ایسا دستور رہا۔

اس روایت سے بھی بعض نے یہ سمجھ لیا کہ یہی نفوس قدسیہ اہل بیت ہیں حالانکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح فرمانا اس وجہ سے تھا کہ لوگ صرف ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خاص نہ کریں۔ بس میری اولاد بھی اہل بیت میں داخل ہے۔

حاشیہ جمل میں ہے۔

تھذا تذکیر بالنعم اللہ بہ علیھن حیث جعلھن اھل بیت النبوۃ و مھبط الوحی ومشاھدن من حال الوحی ما یوجب قوۃ الایمان والحرص علی الطاعۃ

اس آیت کریمہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس میں اللہ تعالےٰ نے اس انعام کو یاد دلایا ہے جو ازواج مطہرات پر فرمایا کیونکہ آپ کی بیویوں کو اہل بیت اور مھبط وحی کیا اور انہوں نے وحی کے حال سے وہ چیزیں دیکھیں جو قوت ایمان اور اللہ تعالےٰ کی تابعداری پر حرص کو واجب کریں۔

مفسرین کرام نے تصریح کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اہل بیت ہیں۔

تفسیر خازن میں ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ۰

هم ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانهن فی بیته
اہل بیت آپ کی بیویاں ہیں کیونکہ وہی آپ کے گھر میں تھیں۔
اسی آیت کریمہ کے تحت تفسیر جلالین میں ہے۔
اهل البیت نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اہلبیت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں۔
تفسیر نیشاپوری میں ہے۔
هذه الایة فی شان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغلب
علی الظن دخولهن فیه والتذکیر للتغلیب فان
الرجال هم النبی صلی اللہ علیہ وعلی وابناءهم غلبوا علی
فاطمة وحدها او مع امهات المومنین۔
آیت کریمہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی شان میں نازل
ہوئی ہے۔ اور ظن غالب یہی ہے کہ آپ کی بیویاں اہل بیت میں داخل
ہیں۔ رہا یہ کہ آیت کریمہ میں صیغہ مذکر ہے تو یہ مردوں کے غلبہ کی
وجہ سے ہے۔ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اور ان کی اولاد کو
صرف سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا پر یا امہات المومنین پر غلبہ
حاصل ہے۔
اصول یہی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے اجتماع کے لئے مذکر کا
صیغہ استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ کریم نے آیۃ کریمہ میں مذکر کا
صیغہ ذکر کیا ہے۔ اس سے اس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور ازواج تمام اہلبیت ہیں۔
حاشیہ بخاری میں ہے۔

قصرہ علیھن لمراعاۃ السیاق والافقد قیل الایۃ عامۃ فی اھل بیت سکنہ وھن ازواجہ واھل بیت نسبہ وھن ذریتہ۔

مفسرنے اہل بیت کی تفسیر میں ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کیا ہے۔ کیونکہ آیت کے سیاق کا یہی مقتضیٰ ہے ورنہ یہ یقینی امر ہے کہ یہ آیت کریمہ اہلبیت مکونت جو ازواج مطہرات ہیں اور اہل نسب جو آپکی اولاد ہیں تمام کو شامل ہے۔

معالم التنزیل میں ہے۔ واراد باھل البیت نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانھن فی بیتہ۔

اللہ تعالےٰ نے اہل بیت سے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا ارادہ کیا ہے کیونکہ وہی آپکے گھر میں تھیں۔

تفسیر خازن میں ہے۔ ھم نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانھن فی بیتہ۔

اہل بیت آپ کی بیویاں ہیں کیونکہ وہی آپ کے گھر میں تھیں۔

تفسیر کبیر میں ہے

والاولیٰ ان یقال ھم اولادہ وازواجہ والحسن والحسین منھم وعلی منھم لانہ کان من اھل بیتہ بسبب معاشرتہ ببنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وملازمتہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

قریب ترین یہی ہے کہ اہل بیت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد بیویاں اور حسن حسین ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بیت سے ہیں

کیونکہ حضور کی صاحبزادی سے معاشرت کے باعث اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کی وجہ سے وہ اہل بیت سے ہیں۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علی صاحبہا سے بھی ایسی تصریحات ملتی ہیں۔

بخاری شریف ص۷۰۶ پر ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال بُنِیَ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بزینب ابنۃ جحش بخبزولحم فارسلت علی الطعام داعیا فیجیٔ قوم فیاکلون ویخرجون ثم یجیٔ قوم فیاکلون ویخرجون فدعوت حتی ما اجد احدا ادعو فقلت یانبی اللہ ما اجد احدا ادعوہ قال ارفعوا طعامکم وبقی ثلاثۃ رھطٍ یتحدثون فی البیت فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی حجرۃ عائشۃ فقال السلام علیکم اھل البیت ورحمۃ اللہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ولیمہ میں گوشت اور روٹیاں پکوائیں۔ اور مجھے لوگوں کو بلانے کے لئے بھیجا پس لوگ آکر کھانا کھاتے اور چلے جاتے تھے۔ پھر اور لوگ آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے تھے۔ میں لوگوں کو کھانے کے لیے بلاتا تھا یہاں تک کہ میں تمام کو بلا لایا اور کوئی شخص باقی نہ رہا میں نے عرض کیا کہ حضور اب تو کوئی ایسا شخص نہیں رہا جسے بلاؤں۔ آپ نے فرمایا دسترخوان اٹھا لو تین شخص وہاں بیٹھے رہے جو باتوں میں مشغول رہے تھے۔ آپ تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے

حجرہ شریف میں تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ۔

بخاری شریف صفحہ ۲۳۴ پر ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال ولقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعہ بشعیر ومشیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واھالۃ سنخۃ ولقد سمعتہ یقول ما اصبح لآل محمد الا صاع ولا امسی وانھم لتسعۃ ابیات۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جَو کے عوض اپنی درع کو رہن رکھا۔ میں آپ کے پاس جَو کی روٹی اور متغیر چربی لے کر حاضر ہوا میں نے آپ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے صبح اور شام میں ایک صاع کے سوا کچھ نہ تھا حالانکہ وہ نو گھر تھے۔

مسلم شریف صفحہ ۴۶۰ پر ہے۔

فجعل یمر علی نسائہ فیسلم علی کل واحدۃ منھن سلام علیکم کیف انتم یا اھل البیت۔

(حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کے وقت) نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج سے گذرتے اور ہر ایک بیوی سے یوں سلام فرماتے تھے سلام علیکم اے اہل بیت تمہارا کیسا حال ہے۔

ان احادیث نبویہ صلی اللہ علی صاحبہا سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ تکریم مؤنثات کے لئے مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے

جو دکیف انتم ہ سے واضح ہے۔

ابوداؤد ص۲۴۳ میں ہے۔

عن عائشة رضی اللہ عنھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحر عن آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بقرة واحدة۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کیطرف سے حجة الوداع میں ایک گائے ذبح فرمائی۔

ازواج مطہرات حجة الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں ان کی طرف سے آپ نے گائے ذبح فرمائی تھی۔

اس میں اس امر کی وضاحت ہے کہ ازواج مطہرات آپ کی آل ہیں۔

شیخ محقق شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں تحریر کرتے ہیں۔

بیت سہ است بیت نسب و بیت سکنیٰ و بیت ولادت۔

بیت تین ہیں (۱) بیت نسب (۲) بیت سکنیٰ (۳) بیت ولادت۔

پس بنو ہاشم اولاد عبدالمطلب اہل بیت پیغمبر اند صلی اللہ علیہ وسلم از جہت نسب۔ واولاد جد قریب را بیت مے خوانند ومے گویند خانہ فلانے بزرگ است۔

حضرت عبدالمطلب کی اولاد جو بنو ہاشم ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے لحاظ سے اہل بیت ہیں۔ قریب والے دادا کی اولاد کو اہلبیت کہتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں بزرگ

کا گھر ہے۔

۲: واز ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت سکنی اند وا طلاق اہل بیت بر زنانِ مرد اخص واعرف است بحسب عرف وعادت۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اہل بیت سکنی ہیں مرد کی بیویوں پر اہل بیت کا اطلاق مشہور و معروف ہے۔

۳: واولاد شریف آنحضرت اہل بیت ولادت اند باوجود شمول اہلبیت تمام اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم از میان ایشاں ممیز اند بمزید فضل و کرامت و بہ تعلقِ محبت و مودت ممتاز و مخصوص اند۔ چنانکہ متبادر از اطلاق اہل بیت ایشانند۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اہل بیت ولادت ہیں۔ اگرچہ اہل بیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد کو شامل ہے۔ مگر حضرت علی و حضرت فاطمۃ الزہراء اور امامان حسن و حسین رضی اللہ عنہم تمام اولاد سے ممتاز ہیں کیونکہ ان کے ساتھ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی محبت تھی اور ان کی فضیلت و بزرگی کے باعث انہیں دیگر اولاد سے امتیازی حیثیت حاصل ہے رضی اللہ عنہم۔ اسی لئے اہلبیت کے اطلاق سے ذہن فی الفور انہی کی طرف جاتا ہے۔

نیز شیخ صاحب نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

اہل بیت کا اطلاق ان لوگوں پر بھی ہوتا ہے جن پر صدقہ حرام
ہے۔ اور وہ ہاشم کی اولاد ہیں جن میں حضرت عباس رعلی وجعفر
عقیل اور حارث کی اولاد شامل ہیں۔ کیونکہ ان تمام پر صدقہ حرام ہے
اور اسکا اطلاق اہل پر بھی ہوتا ہے۔ اس میں آپ کے ازواج
مطہرات شامل ہیں اور آیت تطہیر سے آپ کی بیویوں کو خارج کر
دینا حالانکہ سیاق وسباق کے لحاظ سے انہیں سے خطاب ہے۔ قرآن
کریم کے نظم کو خراب کرتا ہے۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ آپ کے
ازواج مطہرات اہل بیت ہیں۔ آیت کریمہ ان کو شامل ہے۔ پس
آپ کی بیویوں کو اہل بیت سے خارج کر دینا اصان کے ماسوا کو ہی
اہل بیت کہنا درست نہیں ہے۔
اور آیت کریمہ میں تذکیر خطاب کی وجہ اہل کے لفظ کے لحاظ سے
ہے۔ یا مردوں کو عورتوں پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اگر خطاب کو مونث کر
کے دیا جاتا تو اہل بیت صرف ازواج مطہرات ہی ہوتے اور اولاد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت میں شامل نہ ہوتی حالانکہ وہ
بھی اہل بیت میں داخل ہیں۔
شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے امام رازی کے حوالے سے اس مسئلہ
کی وضاحت فرما دی ہے کہ ازواج مطہرات کو اہل بیت سے
خارج جاننا کسی حال میں درست نہیں ہے۔
الحاصل سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات
آپ کے اہل بیت ہیں۔ مذکور تفصیل سے یہ امر واضح ہوگیا کہ بیت
نسب و بیت ولادت کے مشمولہ افراد ہی صرف اہل بیت نہیں

ہیں بلکہ بیت سکنیٰ کے افراد بھی اہل بیت میں داخل ہیں۔ اس لئے اگر
سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو یہ فضیلت حاصل ہے
کہ وہ اہل بیت نسب سے ہیں تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اہل بیت
سکنیٰ کی فضیلت سے بہرہ ور ہیں۔ لہٰذا ان میں سے کسی ایک کی فضیلت
کے انکار اور اہل بیت میں سے اخراج کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی
اہل سنت وجماعت کا مسلک حق ہے۔ اور یہی کتاب وسنت کی روشنی میں
حضرات مفسرین ومحدثین کی تصریحات سے ثابت ہے۔ اس کے برعکس
صرف سیدہ فاطمہ حضرت علی اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم تک اہل بیت
کی تخصیص کرنا شیعہ مذہب کی تائید ہے جس کا حضرات علماء اہل سنت
مفسرین کرام رد فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر بیضاوی، تفسیر مظہری، ر
روح البیان وغیرہا میں زیر آیت انما یرید اللہ لیذھب
عنکم الرجس اہل البیت مذکور ہے۔ واللفظ لروح البیان
وھذہ ما تریٰ الایۃ بینۃ وحجۃ نیرۃ علی کون نساء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من اھل بیتہ قاضیۃ ببطلان مذھب
الشیعۃ فی تخصیصھم اھل البیت بفاطمہ وعلی وابنیہ
ای الحسن والحسین رضی اللہ عنھم واما تمسکوا بہ ....
فانہ یدل علی کونھم من اھل البیت لا ان ما عداھم
لیسوا کذالک (روح البیان جلد ۷ صفحہ ۱۷۱ بیضاوی جلد صفحہ ۱۹۳
مظہری جلد ۷ صفحہ ۳۴۲)
ان حقائق کی موجودگی میں زید کا یہ قول کہ حضرت عائشہ اہل بیت میں سے
نہیں ہیں" چونکہ سنی مسلک سے انحراف اور شیعہ مذہب کی تائید پر

جہنمی ہے۔ اس لئے اگر زید واقعی سُنّی بریلوی ہے۔ تو اس پر لازم ہے کہ اپنے اس قول سے فی الفور علانیہ رجوع کرے اور بالخصوص اپنے اس قول سے توبہ کرے۔ اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی بارگاہ میں معافی مانگے۔ کہ

"اہل بیت رسول یہی نفوس قدسیہ ہیں۔ یعنی علی۔ فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم لیکن بعض لوگ اس کے باوجود بھی ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو اہل بیت میں شامل کر کے ان پاک ہستیوں کے ساتھ ملانا چاہتے ہیں"۔ والعیاذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اگر زید اپنے قول سے توبہ و رجوع نہ کرے۔ پھر صاف پتا ہے کہ زید اہلسنت وجماعت کے مسلک کے خلاف ہے اور اہل تشیع کی طرف مائل ہے۔

جواب ۲۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی صحابی مرتد اور جہنمی نہیں ہو سکتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا سخت گناہ ہے۔ یہ شیعوں کا مسلک ہے۔ جو صحابہ کرام سے متعلق سوء ظن رکھتے ہیں۔

جواب ۳۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے یزید کے حق میں توقف کیا ہے۔ سیدی اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ ایسے عقیدہ کے ساتھ زید منفرد ہے۔ اہلسنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ہے۔ کہ جو یزید کی تکفیر نہ کرے اور اس پر لعنت نہ بھیجے وہ اہل بیت کا دشمن ہے۔

واللہ ورسولہ اعلم۔

توقف